ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



# کیا اسلام اعتدال پسند دین یا انتہا پسند

# Is Islam Religion of Moderation or Radicalism

**Dr. Muhammad Muddasar**

Assistant Professor, Higher Education Department Government of Punjab
Email: muddasarwarraich@gmail.com

**Dr.Ahsan Ul Haq**

Govt, High School Shah Pur, Okara

Email: Ahsanuhaqest@gmail.com

## Abstract:

*The question of whether Islam is a religion of moderation or radicalism has been a subject of intense debate, particularly in the context of contemporary global conflicts and the rise of extremist groups. This article explores the core tenets of Islam, examining how its teachings on justice, peace, and social responsibility have been interpreted and applied across various historical and cultural contexts. By analyzing key Islamic texts, such as the Qur'an and Hadith, and comparing the actions of mainstream Muslim communities with those of radical factions, the article argues that Islam, in its essence, advocates for moderation and balance in all aspects of life. However, it also highlights how certain political, socio-economic, and historical factors have contributed to the rise of radical interpretations. The article concludes that while radicalism exists within Islam as it does in any religion, the overwhelming majority of Muslims adhere to a worldview grounded in peace, coexistence, and moderation, and that the misrepresentation of Islamic teachings by extremists distorts the true message of the faith.*

**Keywords**:
Islam, moderation, radicalism, extremism, Qur'an, Hadith, peace, Islamic teachings, religious interpretation, global conflicts, Muslim communities, socio-political factors

## دینِ اسلام اور انتہا پسندی:

اہلِ مغرب اسلام کے خلاف یہ بھی پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ اسلام انتہا پسندی کا دین ہے اور یہ دوسروں کا وجود تسلیم نہیں کرتا۔ جبکہ اسلام تو دینِ اعتدال ہے اور ہر قسم کی "مذہبی انتہاء پسندی“ یا” “ غُلوفِی الدین ”۔سے سختی سے روکتا ہے۔تاریخی اعتبار سے جائزہ لیا جائے تو علم ہوتا ہے کہ اسلام کی پہلی ریاست ریاستِ مدینہ ( pluralistic society)کی خوبصورت مثال تھی جس میں صرف مسلمان ہی آباد نہ تھے بلکہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد آباد تھے اور تمام افرادِ معاشرہ کو

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



مسلمانوں کی طرح انسانی حقوق حاصل تھے۔اسلام صرف دین کے معاملے میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کو اعتدال کا حکم دیتا ہے۔اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں سے تعلقات میں بھی اعتدال پسندی کی تعلیمات دی گئی ہیں۔

### اسلام دین اعتدال:

اسلام مذہبی رواداری اعتدال اور عدم تشدد کا حامل دنیا کا واحد دین ہے جس نے ہمیشہ نہ صرف یہود و نصاری کے ساتھ بلکہ مجوس و مشرکین کے ساتھ بھی رواداری کا سلوک کیا ہے۔لیکن آج مغرب کے یہود و نصاریٰ اسلام پر بنیاد پرستی، تشدد اور انتہاء پسندی کے الزامات چسپاں کر رہے ہیں۔حالانکہ قرآن و حدیث میں ہر قسم کی ''مذہبی انتہاء پسندی ''یا '' غُلوفِی الدین'' سے سختی سے روکا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ﴾[1]

ترجمہ: ( اے پیغمبر ﷺ)فرمادیجئے !اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو ۔

اسلام غلو اور شدت پسندی سے پاک دین ہے اسلام اپنے پیروکاروں کو عقائد، معاملات، جنگ، صلح، دشمنی، نفرت، محبت غرضیکہ ہر معاملہ میں میانہ روی اور اعتدال کا درس دیتا ہے۔

### اعتدال کا مفہوم:

معارف القران میں اعتدال کا مفہوم یوں بیان کیا گیا ہے۔'' اعتدال کا معنی ہے برابر ہونا، یہ لفظ عدل سے مشتق ہے اس کے معانی برابر کرنے کے ہیں''۔[2]

قرآن حکیم میں عدل کے مترادف الفاظ قسط، وسط، اعتدال، میزان، مستقیم اور تقدیر وغیرہ استعمال ہوئے ہیں اور عدل ظلم کی ضد ہے۔علامہ الوسی نے عدل کو نیکی کی بنیاد قرار دیا ہے:

«اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُ بِالْعَدْلِ۔ای بمراعۃ التوسط بین طرفی الافراط والتفریط وھو راس الفضائل کلھا»۔[3]

ترجمہ: بے شک اللہ عدل کا حکم دیتا ہے۔یعنی ہر کام میں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے درمیانی راستہ اپنایا جائے اور یہ سب سے اچھا ہے۔

علامہ الجصاص احمد بن علی کہتے ہیں عدل سے مراد قول اور فعل دونوں میں عدل سے کام لینا شامل ہے۔

«قد انتظم العدل فی العمل والقول قال اللہ تعالیٰ، وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا»۔[4]

ترجمہ: قول و فعل میں عدل ہونا چاہے جیسا کہ فرمان الہی بھی ہے: اور جب بات کرو تو عدل کی کرو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا﴾[5]

---

[1])سورۃ المائدہ: ۵؍۷۷

[2]) معارف القرآن، ؍

[3]) روح المعانی، الآلوسی، سہابت الدین السید محمد، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، س.ن، ۱۸؍

[4]) احکام القران، ۱۔۲؍

[5])سورۃ البقرہ: ؍

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



ترجمہ: اور ہم نے تم کو ایک درمیانی اور بیچ کے راستہ پر چلنے والی قوم بنایا ہے ۔

ابنِ عربی نے وسط کی وضاحت یوں کی ہے:

«الوسط فی اللغۃ الخیار، وھو العدل» [6]

ترجمہ: لغت میں وسط سے مراد عدل ہی ہے۔

پس اسلام کی تعلیمات میں ہر قسم کا اعتدال پایا جاتا ہے دیگر تمام مذاہب کے اعتقادات، اعمال اور اخلاق کا اسلام سے موازنہ کیا جائے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ تمام ادیان میں صرف اور صرف دینِ اسلام ہی ایسا دین ہے جو ہر حال میں اعتدال کی تعلیم دیتا ہے۔

## دیگر مذاہب کی الہامی کتب کا احترام:

اسلام کسی مذہب و نسل اور تعلق کے امتیاز کے بغیر عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ [7]

ترجمہ: اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس پر امادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ سے قریب تر ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے عمومی عدل کا حکم نہیں دیا کہ سب سے عدل کرو بلکہ فطرتِ انسان کی کمزوری کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اہل اسلام کو حکم دیا ہے کہ کسی دشمن قوم کی دشمنی بھی آپ کو عدل کرنے میں رکاوٹ نہ بنے۔ کیونکہ یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ اپنے دشمن کو سخت سے سخت سزا اور نقصان پہنچانے میں مسرت محسوس کرتا ہے۔ اور اس ضمن میں عدل وانصاف کے تمام ضوابط پسِ پشت ڈال دیتا ہے۔

دوسری جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ [8]

ترجمہ: تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اسلام امن اور جنگ ہر حالت میں اعتدال پر عمل کرنے کی تعلیم دیتا ہے کہ حالتِ جنگ میں بھی ان کافروں پر زیادتی نہ کرو جنھوں نے تمہارا سکون سے جینا دو بھر کر رکھا ہو بلکہ اتنا ہی بدلہ لیا جائے جتنی زیادتی کی گئی ہے۔

اسلام وہ واحد دین ہے جو نہ صرف تمام الہامی کتب کو تسلیم کرتا ہے بلکہ ان کا پورا احترام کرتا ہے اور اہل کتاب کو اپنی کتب پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہونے کی ترغیب دیتا ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر اعتدال پسندی اور روشن خیالی کسی مذہب کی تعلیمات میں موجود ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ [9]

---

[6] ) حکام القرآن، ابن العربی، محمد بن عبد اللہ، الاندلسی، ادار المعرفہ، بیروت، س.ن، ا؍

[7] ) سورۃ المائدہ: ۵؍

[8] )سورۃ البقرہ: ۲؍190

[9] ) سورۃ المائدہ: ۵؍

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



ترجمہ: فرمادیجئے! اے اہل کتاب! تمہاری کوئی بنیاد نہیں ہے۔ جب تک کہ تم تورات، انجیل اور اس چیز کو قائم نہ کرو، جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے اتاری گئی ہے۔

قرآن وحدیث میں" انتہاء پسندی" کے لئے لفظ" غلو" استعمال ہوا ہے۔" غلو" کے لفظی معنی ہیں حد سے تجاوز کرنا۔

امام جصاص نے یوں وضاحت کی ہے:

«الغلو فی الدین ھو مجاوزۃ حد الحق فیہ»[10]

ترجمہ: دین کے معاملہ میں مبالغہ ارائی سے کام لینا شریعت کی رو سے حرام ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے" غلو" سے سختی سے منع فرمایا ہے، حدیث نبوی ﷺ ہے۔

«وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ»[11]

ترجمہ: دین میں غلو کرنے سے اجتناب کرنا۔ کیونکہ تم سے پچھلی امتیں دین میں غلو کے سبب ہلاک ہو گئیں۔

یعنی نبی ﷺ اکرم نے غلو" انتہاء پسندی" کو امت مسلمہ کی تباہی قرار دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ ملت کفر پھر بھی اسلامی تعلیمات کو انتہاء پسندانہ رنگ میں پیش کرنے کی پوری مساعی کر رہی ہے۔ اسلام نے زندگی کے ہر پہلو میں اعتدال کی تعلیم دی ہے۔

## عبادات میں اعتدال:

اسلام نے عبادات میں بھی اعتدال اختیار کرنے کا حکم دیا ہے کہ دوران نماز نہ آواز بہت بلند کی جائے کہ دوسرے نمازیوں کی نماز میں خلل پیدا ہو اور نہ ہی بہت دھیمی آواز رکھی جائے:

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا﴾[12]

ترجمہ: ور نہ پکار اپنی دعا(نماز) میں اور نہ چپکے سے پڑھ اور ڈھونڈ اس کے بیچ میں راہ۔

تمام مذاہب سوائے اسلام دین اور دنیا کو دو الگ الگ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں اور عبادات پر اس قدر زور دیتے ہیں کہ متبعین یا تو عبادات کو مشکل کام سمجھ کر بالکل چھوڑ دیتے ہیں یا دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے صرف عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں اسلام اس طرح کی رہبانیت اور غلو کے خلاف ہے۔ اسلام دین و دنیا کا حسین امتزاج ہے اور ہر چیز میں اعتدال کا قائل ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ چند لوگوں نے عبادات میں غلو کرنے کی قسمیں کھالیں تو حضور اکرم ﷺ نے ان کو بلا کر ارشاد فرمایا:

« أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي»[13]

ترجمہ: خدا کی قسم میں تم میں سے سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور سب سے بڑھ کر تقویٰ کی پاسداری کرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں رات میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، نکاح بھی میری سنت ہے پس جو میری سنت سے گریز کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

---

10) احکام القرآن، ۲، ۱

11) النسائی، احمد بن شعیب، السنن، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ھ، کتاب مناسک الحج، باب التقاط الحصۃ

12) بنی اسرائیل: 17، ۱۱۰

13) بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، رقم: 4776، ۵، 1949

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



## اعمال میں اعتدال:

اسلام عبادات واعمال میں بھی اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

«وَالِاقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ»[14]۔

ترجمہ: میانہ روی نبوت کا پچیس واں جزو ہے۔

یعنی ہر عمل میں میانہ روی اختیار کرنا پیغمبرانہ روش ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

«خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَإِنَّ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ»[15]

ترجمہ: اے لوگو، ایسے اعمال کرو جن کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے نہیں تھکتا البتہ تم تھک جاتے ہو۔ سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر انسان ہمیشہ قائم رہے خواہ وہ تھوڑا ہو۔

اس حدیث میں بھی نبی ﷺ نے اعمال میں اعتدال پیدا کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ اہل ایمان کو اس انداز میں عبادت کرنے سے منع کر دیا ہے جس سے انسان اکتا جائے اور اس عمل پر دوام اختیار کرنا انسان کی قدرت سے باہر ہو۔

## اخراجات میں اعتدال:

اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے اور انسان کی ہر پہلو پر راہنمائی کرتا ہے۔ جدید معاشرے میں غربت اور تنگدستی کی ایک بڑی وجہ ہے کہ لوگ کمائی اور اخراجات میں توازن نہیں رکھتے اکثر خواہشات کی تکمیل میں اپنی کمائی سے کئی گناہ زیادہ اخراجات کر دیتے ہیں نتیجتاً انہیں دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے یا اخراجات پورے کرنے کے لئے ناجائز ذرائع استعمال کرنا پڑتے ہیں۔ اس وجہ سے اسلام اخراجات اور آمدنی میں توازن کا درس دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا﴾[16]۔

ترجمہ: اور نہ تو اپنا ہاتھ اپنی گردن میں باندھ لے، اور نہ اس کو بالکل کھول دے کہ تو بیٹھ جائے کملاحت کا نشانہ بن کر تھکا ہارا۔

اسی طرح حدیث نبوی ﷺ ہے۔

«كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ، مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيلَةٌ»[17]۔

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ کرو مگر اس میں اسراف یا گھمنڈ نہ کرو اور ابن عباس ؓ نے کہا ہے اسراف اور گھمنڈ سے بچتے ہوئے جو جی چاہے کھاؤ اور جو جی چاہے پہنو۔

یعنی اسراف سے اس لیے منع کیا گیا کہ صرف مال میں انسان کو اعتدال اور متوازن روش پر قائم رکھا جائے تاکہ وہ باعزت طریقے سے اپنے وسائل کے اندر رہ کر زندگی گزار دے۔

---

[14]) ابوداود، کتاب الادب، باب فی الوقار، 4ر394

[15] ) مسند الإمام أحمد بن حنبل، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241 ھ)، مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، 1421 ھ - 2001م، 42ر424

[16] ) سورۃ بنی اسرائیل: ؍

[17] ) بخاری، کتاب الباس، باب اول، 7ر182

## چال ڈھال میں اعتدال:

چال میں اعتدال کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا﴾[18]

ترجمہ: اور رحمان کے بندے زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں۔

اسلام اہل ایمان میں اس حد تک اعتدال پیدا کرتا ہے کہ جب وہ زمین پر چلیں تو اکڑ کر فخر و تکبر سے مت چلیں بلکہ وقار اور اعتدال کے ساتھ سکون سے چلیں۔

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا﴾[19]

ترجمہ: اور زمین پر اکڑ کر نہ چل (کہ اس طرح چل کر) نہ تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں کی اونچائی تک پہنچ سکتا ہے ۔

اس آیت کریمہ میں فخر و تکبر کی چال سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہی وہ چیزیں ہیں جو انسان میں غرور، خود پسندی اور انتہاء پسندی کو جنم دیتی ہیں۔

## لباس میں اعتدال :

اسلام انسان کو جائز حد تک ہر نعمت سے لذت اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن غیر مقید آزادی بے اعتدالی کا سبب بنتی ہے اور انسان نتیجتاً آخرت سے لاپرواہو جاتا ہے۔اسی وجہ سے اسلام نے لباس تک میں اعتدال کا درس دیا ہے۔

حضرت ابوالاحوص ؓ اپنے والد گرامی سے منقول کرتے ہیں۔

« قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي ثَوْبٍ دُونٍ فَقَالَ « أَلَكَ مَالٌ ». قَالَ نَعَمْ. قَالَ « مِنْ أَيِّ الْمَالِ ». قَالَ قَدْ آتَانِيَ اللَّهُ مِنَ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ. قَالَ « فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالاً فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ »[20]

ترجمہ: میں نے گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس دولت ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کس قسم کی؟ میں نے کہا کہ اللہ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام عطا کیے ہیں۔ فرمایا: جب اللہ نے تمہیں نعمت عطا کی ہے تو چاہیے کہ تمہاری ذات پر اس کے فضل و کرم کا اثر دیکھا جا سکے"۔

یعنی اسلام یہ بھی نہیں چاہتا کہ وسائل کے ہونے کے باوجود انسان نے ایسا لباس پہنا ہو جس سے محرومیت اور تنگدستی کا گمان ہو۔

## اسلام میں انتہاء پسندی کی ممانعت:

قرآن و حدیث کے مطالعہ سے اسلام کی عدم انتہاء پسندی نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے جس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں ملتی۔ اسلام ایک عالمگیر برادری کے تصور کی بنیاد فراہم کرتا ہے جس سے دوسرے لوگوں کو برداشت کرنا ممکن و سہل ہو جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾[21]

---

[18] ) سورۃ الفرقان: ۶۳

[19] ) سورۃ بنی اسرائیل: ۳۷

[20] ) ابوداود، السنن، کتاب اللباس، باب فی غسل الثوب، 4،90

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



ترجمہ: اور نہ گالی دو ان لوگوں کو جو اللہ کے علاوہ کسی کو پکارتے ہیں پس وہ علم کے بغیر ہی (جواباً) اللہ کو گالی نہ دے دیں۔

اس میں مشرکین کو بھی زبانی برا بھلا کہنے اور ان کے معبودان باطلہ کو گالی دینے سے منع کیا۔ اسلام واحد دین ہے جو اختیار ر مذہب میں مکمل آزادی عطا کرتا ہے اور اختلاف مذہب کی بناپر دوسروں سے امتیازی سلوک یا سختی کرنے سے منع کیا فرماتا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ﴾[22]

ترجمہ: ہر امت کے لئے عبادت کا ایک طریقہ مقرر ہے جس پر وہ چلتی ہے اس معاملے میں آپ ان سے جھگڑا نہ کریں ۔

یعنی اسلام غیر مسلموں کی عبادت میں دخل اندازی اور اس میں اعتراض کرنے سے منع کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام نے مذہب کے معاملے میں ہر شخص کو آزاد چھوڑا ہے

۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾[23]

ترجمہ: اگر آپ ﷺ کا رب چاہتا تو جتنے لوگ زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے کیا آپ ﷺ لوگوں کو مجبور کریں گے کہ وہ ایمان لائیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پیغمبر کو مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں کہ اے نبی کیا آپ ﷺ لوگوں کو مجبور کریں گے کہ وہ مسلمان ہو جائیں؟ اسلام اس بات کی ہر گز اجازت نہیں دیتا کہ کسی غیر مسلم کو مجبور کر دیا جائے کہ وہ اسلام قبول کرے۔

عموماً تشدد اور انتہاء پسندی کے جذبات کسی فرد یا قوم سے غصہ یا نفرت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو صبر و تحمل اور برداشت کا ملکہ پیدا کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾[24]

ترجمہ: اور غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں سے در گزر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس میں مومنوں کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ مومن غصہ پی جاتے ہیں اور انتقام اور تشدد پسندی کی بجائے صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں۔

اس ضمن میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

«لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ»[25]

ترجمہ: پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں خود پر قابو پالے۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ جب اس کے پاس طاقت اور اختیارات آتے ہیں تو وہ کمزوروں پر زیادتی اور تشدد کرتا ہے۔ اسلام نے اس چیز سے منع فرمایا ہے کہ برداشت اور صبر اس چیز کا نام ہے کہ کوئی آپ پر زیادتی کرے اور اس سے بدلہ لینے کی صلاحیت و اختیار رکھنے کے باوجود در گزر کر جائیں اور اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔

---

21) سورۃ الانعام: ۶ر

22) سورۃ الحج: ۲۲ر

23) سورۃ یونس: ۱۰ر

24) سورۃ آل عمران: 3ر

25) بخاری، کتاب الادب، باب الحزر من الغضب، 5ر 2267

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



اسلام باقی مذاہب کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور بحیثیت انسان مسلمانوں اور غیر مسلموں میں کوئی امتیاز نہیں برتتا۔اسلام اپنی ریاست کے اندر رہنے والی اقلیتوں کو بھی ان کے پرنسپل لاء اور کلچر کی آزادی عطا کرتا ہے۔ابو عبید اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں:

« فَهُمْ أَحْرَارٌ فِي شَهَادَاتِهِمْ وَمُنَاكَحَتِهِمْ وَمَوَارِيثِهِمْ وَجَمِيعِ »[26]

ترجمہ: اور وہ آزاد ہیں گواہی، نکاح، وراثت اور باقی تمام معاملات میں۔

اسی طرح امام ابو یوسفؒ نے اپنی کتاب الخراج میں یوں ذکر کیا ہے:

« لا یھدم لھم بیعۃ ولا ینمعون من ضرب النواقیس الا فی اوقات الصلوٰۃ ولا من اخراج الصلبان فی یوم عید ھم »[27]

ترجمہ: (یہودیوں اور عیسائیوں) کے عبادت خانے نہ گرائیں جائیں اور یہ لوگ ناقوس بجانے سے نہ روکے جائیں البتہ نماز کے اوقات مستثنیٰ رہیں گے اور ان کو ان کی عید کے دن صلیب نکالنے سے نہ روکا جائے۔

اسلام اپنی ریاست یعنی دارالاسلام کے اندر رہنے والی غیر مسلم اقلیتوں کی بھی نہ صرف جانی تحفظ فراہم کرتا ہے بلکہ مذہبی رسوم کی ادائیگی کو بھی مکمل اور یقینی بناتا ہے۔سوائے مسلمانوں کی عبادت کے اوقات کے وہ ان پر کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کرتا۔

حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پوری انسانیت کے لئے نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔آپ ﷺ نے دنیا میں اعتدال، رواداری اور عدم تشدد کی اعلیٰ ترین مثالیں قائم کیں۔اسلام کے اغاز ہی سے مشرکین مکہ نے حضور پر اور آپ ﷺ کے صحابہ اکرام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنا شروع کر دیے تھے۔آپ ﷺ کو گالیاں دیں، قتل کے منصوبے بنائے، راستوں میں کانٹے بچھائے، جسم اطہر پر نجاستیں گرائیں۔آپ ﷺ کو جادوگر اور مجنون کہا لیکن آپ ﷺ نے ان سے کبھی بدلہ نہ کیا۔یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقع پر جب مشرکین مفتوح اور حضور اکرم ﷺ فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو انتقام لینے اور تشدد کرنے کی بجائے آپ ﷺ نے فرمایا:

« الیوم یوم المرحمۃ، اذھبوا انتم الطلقاء »[28]

ترجمہ: آج کا دن رحم کا دن ہے، جاؤ تم آزاد ہو ۔

نو مسلم محقق محمد اسد اپنی کتاب

( Islam at the cross Road)

میں اسلام کے مادیت و روحانیت کے امتزاج پر مشتمل معتدل اور روشن خیال نظریے کو یون بیان کرتے ہیں۔

"It (Islam) is simply a programme of life according to the rules of nature which God decred upon His creation, and its supereme achievement is the complete co-ordination of the spirtual and the material aspecets of human life"[29].

ترجمہ: اسلام مادیت اور روحانیت کے انتہاء پسندانہ رویوں کا مخالف ہے اور ان انتہاؤں کے مابین معتدل رویہ تشکیل دینے کی تعلیمات دیتا ہے ۔

---

26) کتاب الاموال، ص:

27) کتاب الخراج، ص:

28) السیرۃ النبویۃ، ۲/

29) Muhammad Asad, Islam At The Cross Road,Punjab,araft Publishing sixth edition,1947,p.14

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



اہل مغرب کا اسلام کے متعلق منفی پروپیگنڈا کہ اسلام تلوار سے پھیلا اور اسلام اپنے پیروکاروں کو انتہاء پسندی کی تعلیم دیتا ہے اپنے عروج پر ہے۔ درحقیقت یہود و نصاریٰ یہ سب کچھ اس خوف کی وجہ سے کر رہے ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ تمام مادی نظام اور جدت پسندی اور روشن خیالی کے جھوٹے نعرے جو حقیقی امن و سکون قائم کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ حقیقت پسندانہ سوچ رکھنے والے غیر مسلم کسی ایسے نظام کے متلاشی ہیں جو امن کا داعی ہو اور ظلم و ستم کے مغربی شکنجے میں پسنے والی عوام کو سکون کی زندگی عطا کر سکے۔ یہ سب پروپیگنڈا اس خوف کا نتیجہ ہے کہ دنیا میں ایک ہی معتدل نظام نظامِ اسلام ہے جو مادیت اور روحانیت کے مابین حسین امتزاج قائم کرتا ہے لوگ کہیں اس دین کے قریب نہ آجائیں۔ یہ منفی پرپیگنڈا کر کے سادہ ذہن لوگوں کو اسلام سے بدظن کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے باوجود آج چند حقیقت پسند مستشرقین اسلام اور پیغمبر ﷺ آخر الزماں کی اعتدال پسندی اور عدم تشدد اور تحمل برداری کا برملا اعتراف کرتے ہیں:

"Standly Lane Pole" لکھتا ہے :

"Facts are hard things and it is fact that the day of Muhammad,s greatest triumph over his enemies was also the day of a his grandest victory over himself. Hefreely forgave the Qureysh all the years of sorrow and crual scorn they had inflicted on him. He gave amnesty to the whole population of Makka" ؎[30].

ترجمہ: حقیقتیں بڑی کٹھن ہوتی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا اپنے دشمنوں پر عظیم ترین فتح و نصرت کا دن ہے خود اپنی ذات پر نہایت ہی شاندار کامیابی کا دن تھا۔ آپ ﷺ نے نہایت فراخدلی کے ساتھ قریش کو معاف کر دیا۔ جنہوں نے کئی سالوں تک غم و الم میں آپ ﷺ کو مبتلا کیا، بہت نفرت و حقارت سے، پھر بھی آپ ﷺ نے سب کچھ معاف کر دیا۔ آپ ﷺ نے مکہ کی ساری وادی کو عام معافی دے دی۔

S.P.Scott

نے حضور اکرم ﷺ کی تحمل مزاجی اور عفو در گزر کا یوں اعتراف کیا ہے:

"His magnanimity and the profound knowledge of human heart, which stamped him a leader of men was evident by his noble conduct and princely libration to the Qureysh after the conquest of Mekka"؎[31].

ترجمہ: آپ ﷺ کی دریادلی اور انسانی ضمیر کے گہرے ادراک نے آپ ﷺ کو نوع انسان کا ممتاز رہبر ثابت کر دیا، جس پر آپ ﷺ کے شریفانہ کردار اور فتح مکہ کے وقت قریش مکہ کی شاہانہ معافی گواہ ہے۔

آنحضرت ﷺ کی تعلیمات، سیرت النبی ﷺ کے واقعات اور منصف مزاج مستشرقین کے اعترافات کی روشنی میں یہ نتیجا اخذ ہوتا ہے کہ اسلام نے ہر قسم کی شدت پسندی، تعصب اور نفرت کو محبت، مودّت اور شفقت میں تعصب اور متعصب معاشرے کو امن کا گہوارہ بنا دیا۔ قرآن پاک کی تعلیمات اور حضور ﷺ کے اعمال و افعال اور فرامین پر صحابہ اکرام پوری طرح پابند رہے۔ اور عملی طور پر ثابت کیا کہ اسلام امن اور اعتدال کا دین ہے جس میں جبر، تشدد اور انتہاء پسندی کی گنجائش نہیں ہے۔ مغربی منفی پروپیگنڈے اور اسلام کی اعتدال پسندی کا اعتراف A.S.Tritton نے یوں کیا ہے۔

---

30 ) Stanley Lane Poll,The Prophet and Islam A, bridge,Lahore,1952,p.31

31 ) S.P.Scott, History of Moorish Empire in Euroupe,London,1999,Vol.1,P.68

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT



"The picture of the Muslim soldier advancing with a sword in one hand and the Qura'an in the other is quite false"ے[32].

ترجمہ: مسلمان سپاہی کی تصویر جس کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن ہے بالکل غلط ہے۔

ریاست مدینہ اور غیر مسلموں کیساتھ تعلقات

کفار مکہ کی ہٹ دھرمی اور اسلام دشمنی جب حد سے بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ نبوی میں حضور اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو مکہ سے مدینہ ہجرت کی اجازت دے دی۔ حضور اکرم ﷺ صحابہ کے ساتھ مدینہ تشریف لائے اور مدینہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ مدینہ میں صرف مسلمان ہی نہیں بستے تھے بلکہ یہود اور بت پرست بھی مدینہ میں آباد تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے یہود مدینہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جو تاریخ اسلام میں " میثاق مدینہ " کے نام سے مشہور ہے۔ اسلامی ریاست ایک " Pluralitic Society" تھی جس میں مختلف مذاہب اور قومیتوں کے لوگ آباد تھے۔ اس میں مکہ و مدینہ کے مسلمان اور یہود مدینہ کے یہود کے علاوہ فارسی (ایران) سے حضرت سلمان فارسی اور حبشہ سے حضرت بلال حبشی آباد تھے۔ اسی مذہبی معاہدے کے بارے میں ڈاکٹر حافظ محمد ثانی نے یوں تبصرہ کیا ہے:

" یہ معاہدہ مذہبی رواداری اور فراخدلی کی ایک مثال ہے جس پر دنیا فخر کر سکتی ہے۔ موجودہ دور کی اقوام متحدہ بھی فریقین میں اس سے بہتر اور رواداری پر مبنی معاہدہ نہیں کرا سکی "۔ ے[33]

اسی تاریخ ساز معاہدہ کی بدولت غیر مسلموں اور مختلف افراد و اقوام کے حقوق و فرائض اور مذہبی آزادی اور اتحاد و یگانگت کا اصول وضع ہوا۔ چنانچہ یہود مدینہ اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو اتحاد و یگانگت پر مبنی اسی تاریخی معاہدے سے مندرجہ ذیل حقوق مراعات ہوئی:

« ان یھود بنی عوف امۃ مع المومنین لیھود دینھم و للمسلمین دینھم موالیھم وانفسھم الا من ظلم واثم فانہ لا یوتیہ الا نفسہ واھلہ، انھم امت واحدۃ من دون الناس۔ وان بینھم النصر علی من حارب اھل ھذہ الصحیفۃ۔ وان یثرب حرام جوفھا لاھل ھذہ الصحیفۃ وان الجاد کالنفس غیر مضار ولا آثیم۔ وان بینھم النصر علی من دھم یثرب » ے[34]

ترجمہ: بنی عوف کے یہودی مومنین کے ساتھ سیاسی وحدت تسلیم کیے جاتے ہیں۔ یہودیوں کو ان کا دین اور مسلمانوں کو ان کا دین موالی ہوں یا اصل ہوں جو ظلم یا عہد شکنی کا ارتکاب کرے تو اس کی ذات یا گھرانے کے سوا کوئی مصیبت میں نہیں پڑے گا۔ دنیا کے لوگوں کے مقابل (میثاق مدینہ میں شامل فریق) ایک الگ سیاسی وحدت ہوں گے۔ یہود مسلمان آپس میں ان لوگوں کے مقابلہ میں جو اس دستاویز کرنے والوں سے جنگ کریں گے مددگار ہوں گے۔ اس دستاویز کے شرکاء کے لیے مدینہ کی داخلی زندگی میں بگاڑ حرام ہے۔ پڑوسی کی حفاظت اپنی ذات کی طرح ہو گی۔ نہ کوئی کسی کو نقصان پہنچائے گا اور نہ کوئی جرم کرے گا۔ مدینہ پر کوئی شخص حملہ کرئے گا تو دونوں فریق باہم ایک دوسرے کے مددگار ہوں گے۔

یہ قانونی دستاویز جو پہلی اسلامی ریاست کے آئین کے طور پر تحریر کی گئی اس میں ریاست کے اندر رہنے والے مختلف عقائد، مذاہب اور اقوام کے لوگوں کو ایک امت تسلیم کیا گیا۔ اس معاہدہ کی رو سے امت کی تعریف میں یہود بھی شامل تھے۔ جیسا کہ «انھم امۃ واحدۃ من دون الناس» کہ معاہدے سے مدینہ میں موجود تمام طبقات ایک سیاسی وحدت میں بدل گئے۔ ریاست مدینہ میں دینی اور مذہبی وحدت کے علاوہ موجود دیگر اکائیوں کو ایک جاندار ریاستی مقام دیا گیا۔ جس سے وہ اپنے آپ کو ریاست کا ایک فعال عضو سمجھنے لگے۔

---

32 ) Islam,ibid, P.21

33 ) رسول اکرم اور رواداری، محمد ثانی ڈاکٹر، فضلی سنز، کراچی، ۱۹۹۸ء، ص:۴۰

34 ) البدایہ والنھایہ، ۳/۲۲۴

یہ معاہدہ آنحضورﷺ کی سیاسی بصیرت اور مذہبی رواداری وفراخدلی کی روشن مثال ہے۔آپ ﷺ نے ایک مثالی فلاحی ریاست قائم کی جس میں ہر فرد کو بلا تفریق مذہب وملت، عقیدہ وعمل کے مکمل آزادی حاصل تھی۔ہر گروہ کو مذہبی اور معاشرتی حقوق حاصل تھے۔اس معاہدے سے اسلامی سوسائٹی کے مقاصد برائے امن بقائے باہم، رواداری، قیام امن اور اعلی انسانی اقدار کے تحفظ میں بھرپور مدد ملی۔اس معاہدے میں متذکرہ بالا دفعات سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اسلام کی پہلی ریاست ایک (Pluralism)کا قابل تقلید نمونہ تھی اور اسلام (Pluralistic )سوسائٹی کا زبردست حامی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے پہلی اسلامی ملٹی نیشنل ریاست کے لئے ایسا اسلامی آئین وضع کیا کہ تمام قومیتوں اور مذاہب کے لوگ ایک سیاسی وحدت میں مکمل آزادی کے ساتھ رہتے تھے۔جس ریاست اور قانون سازی کی آج کے جدید زمانہ میں اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے اسلام نے اس کا عملی نمونہ آج سے تقریباًساڑھے چودہ سو سال پہلے پیش کیا۔جس کا اعتراف مغربی مستشرقین بھی کرتے ہیں۔کیرن ارم اسٹرانگ نے معاہدہ کے بارے لکھاہے :

"A treaty was drawn up which, by a stroke of good fortune, has been preserved in the early sources so we see the blue print of the first Islamic community.It stated Muhammad was entering into a covenent with the Arab and Jewish tribes of Madina"[35]۔.

یعنی اسلامی ریاست کا یہ پہلا دستور Pluralism کا ایک خوبصورت نمونہ تھا جس میں مہاجرین مکہ، مدینہ کے انصار، یہود مدینہ اور دیگر مشرکین مکمل آزادی اور سیاسی تحفظ کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔

[35] ) Muhammad, a Biography of the prophet,ibid, p.155